15540

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

محترم جناب مفتی صاحب دار العلوم

میں سماۃ بسمہ لوزین/ اسد میاں دختر حافظ حاجی کریم بخش (مرحوم)

گذارش یہ ہے کہ مجھے آج بروز بدھ بتاریخ ۱۱/۷/۲۰۱۸ کو ہائی کورٹ آف سندھ میں ایک شخص نے مجھے تین قرآن پاک دیئے ایک ترجمے والا اور دو بغیر ترجمے کے ایک صحیح درست لگا اور باقی دو میں مجھے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ میں "ا" کے نیچے زیر کی جگہ "ا" کے اوپر "آ" جیسا بنا ہوا ہے اور جہاں زیر ہے وہاں بھی اسی طرح ہے یہ میری رہنمائی کی جائے کہ عربی زبان میں قرآن پاک ہوتا ہے اور کسی زبان میں نہیں اور زیر زبر پیش میں بھی رد و بدل نہیں کیا جا سکتا جسکے باعث اس لفظ کے معنی بدل جاتے ہیں میں صبح سے قرآن پاک دیکھنے کے بعد سے بہت کافی پریشان ہوں اسلیئے یہاں تک آئی ہوں برائے مہربانی دین کی روشنی میں میری اصلاح کی جائے کہ آیا کیا قرآن پاک میں اسطرح کی تبدیلی کسی بھی زبان میں تحریر ہو زیر زبر پیش برابر ہونا چاہیئے پھر اس قرآن پاک کو کسطرح ایک مسلمان پڑھے گا یا اس میں جان بوجھکر غلط تحریر کیا گیا ہے۔ یا پھر یہ درست تسلیم کیا جا سکتا ہے جبکہ میرا خیال ہے اسے جان بوجھکر گمراہی کے لیئے لایا گیا ہے۔ جیسا کہ آجکل کے حالات چل رہے ہیں ممالک کے حوالے سے بھی یہ یہودیوں کی سازش بھی ہو سکتی ہے۔

شکریہ

الصادق

فلیٹ نمبر ۵ سیکنڈ فلور ارحم کاٹیج
سٹریٹ ۱۱ فرئیر روڈ صدر ٹاؤن کراچی
0300-3945820

(جواب منسلک ہے)

11/7/2018

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح رہے کہ قرآن کریم کی کتابت کیلئے ضروری ہے کہ وہ عربی خط میں ہو اور رسمِ عثمانی کے مطابق ہو، سوال کے ساتھ قرآن پاک کا جو نسخہ بھیجا گیا ہے یہ مدینہ منورہ کے ادارے مجمع الملک فہد کا طباعت شدہ ہے، اور یہ رسمِ عثمانی کے مطابق ہے۔

سوال میں جو شبہات ذکر کئے گئے ہیں یہ شبہات قرآن کریم کے ضبط سے متعلق ہیں، جس کی وضاحت یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں:

۱. رسمِ عثمانی (رسمِ عثمانی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ و حروف کی لکھائی کی وہ شکل جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو چکا ہے)

۲. ضبطِ قرآن (ضبط کا تعلق قرآن کریم کے الفاظ و حروف کو لاحق ہونے والی ان مخصوص علامات و نشانات مثلاً حرکات "زبر زیر پیش"، تشدید اور مد وغیرہ سے ہے جو قرآن کریم کے صحیح تلفظ اور ادائیگی میں معاون بنتے ہیں)

نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ قرآن کریم کی کتابت میں رسمِ عثمانی کی پیروی کرنا ضروری ہے، البتہ ضبطِ قرآن (یعنی علامات اور نشانات) کا مقصد چونکہ قرآن کریم کے صحیح تلفظ میں مدد حاصل کرنا ہے اس لئے ہر علاقے کے قرآنی نسخوں میں ضبط (یعنی علامات اور نشانات) میں اختلاف ہو سکتا ہے، مثلاً ہمارے ہند و پاک میں قرآن کریم کے جو نسخے طباعت کئے جاتے ہیں، ان میں اور سعودیہ عرب سے طباعت شدہ قرآنی نسخوں میں ضبط کا فرق ہے جیسے "اہدنا" اور "الصراط" کا ہمزہ وصلی ہے (ہمزہ وصلی کا مطلب یہ ہے کہ اگر پیچھے سے ملا کر پڑھیں تو یہ حذف ہو جاتا ہے جیسے اگر کوئی "نستعین" کو "اہدنا" سے ملا کر پڑھے تو ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا بلکہ "نستعینُ ہدنا" پڑھا جائے گا" اور اگر "نستعین" پر وقف کیا جائے اور "اہدنا" سے پڑھنا شروع کیا جائے تو ہمزہ پر زیر پڑھیں گے) تو چونکہ ہمزہ وصل حسبِ قاعدہ کبھی پڑھا جاتا ہے اور کبھی حذف ہوتا ہے اس لئے ہمارے برصغیر پاک و ہند میں اس پر کبھی حسبِ قاعدہ زبر یا زیر لگا دیتے ہیں اور کبھی خالی چھوڑ دیتے ہیں، جبکہ سعودیہ عرب کے نسخوں میں اس پر زبر، زیر نہیں لگائی گئی بلکہ قرآن میں ہر جگہ ہمزہ وصلی پر چھوٹا سا صاد " صہ " لکھ دیتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اور اس بات کی وضاحت اس قرآنی نسخے کے

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

آخر میں کر دی گئی ہے، چنانچہ ہمزہ وصلی کا منہج یہ بیان کیا گیا ہے کہ جہاں بھی آئے گا اس پر چھوٹا سا صاد لکھ دیا جائے گا چنانچہ عبارت یہ ہے کہ:

ووضع راس صاد صغيرة هكذا (صـ)فوق الف الوصـــل يـدل علي سقوطها وصلا

ترجمہ: ہمزہ وصل کے اوپر چھوٹی سا صاد لکھا ہے جو اس کی حالتِ وصل میں محذوف ہونے کی نشاندہی کرے۔

رسم عثمانی اور علم ضبط کے کچھ تعارف کیلئے منسلکہ تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ امید ہے اس سے آپ کے تمام شبہات دور ہو جائیں گے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح

عبد المنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵/ذوالقعدہ/۱۴۳۹ھ

۸/اگست/2018ء

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵/ذوالقعدہ/۱۴۳۹ھ

8/اگست/2018ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۹۹/۴۰
مورخہ ۱۴۳۹/۱۱/۲۶ھ
۲۰۱۸/۸/۹

الجواب صحیح
محمود

نائب مفتی

۲۶/۱۱/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner